مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ 13۔اگست 2016ء سوال و جواب کی شکل میں

س: حضور انور نے قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے عورت اور مرد کی پیدائش کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عورتوں اور مردوں کی پیدائش کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں۔ چاہے امیر ہیں یا غریب ہیں سب اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔

س: مومنین عورت کو خدا کی طرف سے ملنے والی بشارتوں کی حضور انور نے کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے جب جنت کی بشارت دی تو عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ بھی مخاطب فرمایا۔ بعض جگہ صرف انسانوں کا لفظ استعمال کیا مؤمن کا لفظ استعمال کیا لیکن جنت کی بشارت دیتے ہوئے مرد اور عورت دونوں کے نام لئے۔

س: مرد اور عورت کے اعمال صالحہ کے حوالہ سے تعلیم اور اس کی جزا کا کیا ذکر فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے کہ ''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے''۔ پھر آگے فرمایا ''اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اسی طرح بہت پاکیزہ گھروں کا بھی جو دائمی جنتوں میں ہوں گے تاہم اللہ کی رضا سب سے بڑھ کر ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے''۔ پس بڑا واضح ہے کہ جو انعام مردوں کو مل رہا ہے جو مؤمنوں کو مل رہا ہے وہی انعام عورتوں کو بھی مل رہا ہے کہیں نہیں لکھا کہ عورتوں کو ایک درجہ یا کچھ کم ملے گا یا انعام میں کوئی تھوڑی بہت کمی بیشی ہوگی یا جنت کے جس مقام پر مرد ہوں گے وہاں عورتیں نہیں ہوں گی۔ فرمایا نیکی کرو نیکی کرنا اور اللہ تعالیٰ کو مقدم سمجھنا ضروری ہے پھر انعام عورتوں کو بھی ویسا ہی ملے گا جیسا مردوں کو ملتا ہے۔ کوئی مردوں کی تخصیص نہیں بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو اجر عظیم ملے گا بشرطیکہ وہ نیک کام سرانجام دیں۔

س: موجودہ زمانہ کے پیش نظر دین حق کے احکامات میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اس اعتراض کا جواب حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! میں نے اسے یہی جواب دیا تھا کہ نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن کریم نے انسانی فطرت کو قائم رکھتے ہوئے ذمہ داریاں مقرر کی ہیں اور جب یہ مقرر کر دی گئی ہیں تو کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ بدلنے کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں کہیں کمیاں ہوں۔ اگر حقوق غصب کئے جا رہے ہوں وہاں ضرورت پڑتی ہے چاہے مرد کے حقوق ہوں یا عورت کے، بچے کے حقوق ہوں یا ماں باپ کے، مزدور کے حقوق ہوں یا آجر کے، ملازم کے حقوق ہوں یا مالک کے، شہری کے حقوق ہوں یا حکومت کے۔ جب سب حقوق کا تعین کر دیا گیا ہے اور بڑے انصاف سے تعین کر دیا گیا ہے۔ ہاں اگر یہ سب حقوق ادا نہیں ہو رہے تو انہیں ادا کروانے کی کوشش کی ضرورت ہے نہ کہ تبدیلی کی۔

س: قرآن شریف کی تعلیم میں تبدیلی کی کیوں ضرورت نہیں؟

ج: فرمایا! میں اپنی مذہبی کتاب قرآن کریم کو دیکھتا ہوں تو مجھے نظر آتا ہے کہ وہ اس خدا کا کلام ہے جو عالم الغیب والشھادۃ ہے اس کو ماضی کا بھی علم تھا اور حال کا بھی علم ہے اور آئندہ آنے والی باتوں کا بھی علم ہے۔ پھر اگر مذہب خدا کی طرف سے ہے اور مجھے خدا کی ہستی پر یقین ہے میں اس بات پر قائم ہوں کہ مذہب بھیجنے والا اللہ تعالیٰ ہے تو پھر مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ میں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر لوگوں کے بنائے ہوئے قانون کے پیچھے چلنا شروع کر دوں۔

س: عورتوں کا مردوں سے علیحدہ بیٹھنا آزادی کو ختم کرنے کے مترادف ہے اس اعتراض کا حضور انور نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟

ج: یہ دنیا دار اپنے زعم میں عورتوں اور مردوں کے علیحدہ بیٹھنے پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہمدردی کے جذبے کی آڑ میں آزادی کے نام پر عورت کے تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ یورپ کی عورت کو اس بات کا تجربہ نہیں کہ عورت کی اپنی شناخت اس وقت زیادہ ابھرتی ہے اور اس کو اپنے تحفظ کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ جب وہ عورتوں میں ہو اور عورتوں کی تنظیم کے ساتھ کام کر رہی ہو اور آزادی سے اس کی ہر حرکت ہو۔ قریباً دو سال پہلے ایک انگریز مہمان یہاں آئی تھیں اچھی لکھنے والی ہیں سارا دن انہوں نے عورتوں کے ساتھ گزارا اور شام کو کہنے لگیں کہ پہلے مجھے بڑا عجیب لگا تھا کہ صرف عورتوں میں ہوں لیکن سارا دن یہاں گزار کر مجھے احساس ہوا کہ میں زیادہ آزاد ہوں اور مجھے زیادہ تحفظ مل رہا ہے۔

س: حضور انور نے مذہب کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ہم نے دنیا داروں کو اور پریس کو یا کسی چینل کو خوش نہیں کرنا ہم نے تو خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔ مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلا کر ہمیں ہمارے پیدا کرنے والے خدا سے ملانے کے لئے آتا ہے مذہب بندوں کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں آتا۔

س: عورت کے حقوق کے حوالہ سے اہل مغرب اور دین حق کی تعلیمات کا حضور نے کس طرح موازنہ فرمایا؟

ج: فرمایا! مغرب میں عورت ایک غلام کی حیثیت رکھتی تھی جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں اگر اس کا خاوند اس پر ظلم کرتا تو تب بھی اس نے خاموش ہی رہنا تھا اور اس ظلم کو خاموشی سے سہتے چلے جانا تھا لیکن دین حق نے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا کہ اگر عورت مرد کے ظلم سے تنگ آ کر اس سے علیحدگی لینا چاہے تو لے سکتی ہے بلکہ یہ بھی حق دے دیا کہ اگر کسی وجہ سے مرد کیلئے ناپسندیدگی کے جذبات اس حد تک چلے گئے ہیں عورت کے دل میں کہ مزید شادی کے رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتی تو علیحدگی لے سکتی ہے۔

س: اموال کے حوالہ سے مرد اور عورت کے حضور انور نے کیا حقوق بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! عورت کو یہ حق دیا کہ اس کی کمائی کی وہ مالک ہے اور مرد کے لئے اپنی کمائی ہے لیکن ساتھ ہی مرد کو یہ بھی کہہ دیا کہ گھر کا خرچ چلانا اور بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ بیوی کی دولت پر نظر نہ رکھو پھر ایسی عورتیں اکثر ہیں جن کی اپنی کوئی آمد نہیں ہوتی۔ ایسی عورتیں خواہش رکھتی ہیں کہ دین کے لئے خرچ کریں صدقہ و خیرات کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں میں عورت کو یہ حق دے دیا۔

س: میاں بیوی کی علیحدگی کی صورت میں اولاد کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اس بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اگر میاں بیوی کی اولاد کی پیدائش کے بعد علیحدگی ہوتی ہے تو یہ حکم دیا کہ اولاد کے لئے پیار کے جذبات ماں اور باپ دونوں کے ہوتے ہیں اس لئے نہ باپ کو اولاد کی وجہ سے تکلیف دو نہ ہی ماں کو اولاد کی وجہ سے تکلیف دو۔ پس یہ دونوں کے حقوق قائم کئے۔ اس لئے عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی جو بعض دفعہ ضد میں آجاتے ہیں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ایسے تکلیف دہ حالات میں بچوں کی وجہ سے نہ عورت بچوں کے باپ کو تکلیف دے نہ مرد بچوں کی ماں کو تکلیف دے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیشہ مقدم ہونی چاہئے۔ اسی طرح ماں باپ کی وراثت میں بھی اور خاوندوں اور بچوں کی وراثت میں بھی دین حق عورت کو حق دیتا ہے۔

س: مرد اور عورت کی ذمہ داریوں میں فرق کے باوجود حضور انور نے دین کا فلسفہ اجر و ثواب کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! (دین حق) نے اگر ایک کام سے عورت کو منع کیا ہے تو اس کے نہ کرنے کی وجہ سے اس پر جو اجر ملنا ہے اس سے اسے محروم نہیں کیا بلکہ اتنا ہی اجر دوسرے کام کا اسے دے دیا جو مرد نہیں کر سکتے۔ بچوں کی پیدائش کے دوران اور اس کی پرورش کے لئے جو تکلیفیں عورت اٹھاتی ہے اس کا نہ مرد تصور کر سکتا ہے نہ اسے برداشت کر سکتا ہے، نہ یہ کام کر سکتا ہے۔ اسی لحاظ سے عورت کے اعصاب جتنے مضبوط ہیں مرد اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔

س: عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے ماؤں کو بچوں کی کس رنگ میں تربیت کرنی چاہئے؟

ج: فرمایا! بہترین فعال اور کارآمد شہری بنانے اور اس کی اچھی اور نیک تربیت کرنے کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا ہم دنیا کو یہ بتائیں اور اسی طرح اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ ڈال دیں کہ عورت کے حقوق کی (دین حق) حفاظت کرتا ہے اور اسے ایک مقام دیتا ہے اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ ڈالنے والے ہوں۔ اگر لڑکے ہیں تو انہیں بتانا ہے کہ شریعت نے تم پر عورت کے حقوق کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہر ماں اپنے لڑکے کی اپنے بچے کی اس طرح تربیت کرے تو بہت سارے مسائل گھروں کے بھی حل ہو جائیں گے کہ عورت کے حقوق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے شریعت میں تم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنا گناہ ہے تو آئندہ آنے والے احمدی مرد اور احمدی عورت کے بلکہ ہر عورت کے حقوق کے علمبردار بن جائیں گے۔

س: حضور انور نے خطاب کے آخر پر مردوں اور عورتوں کو کس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی؟

ج: پس آج احمدی عورتیں اور احمدی لڑکیاں اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اس ذمہ داری کو اٹھالیں تو آپ وہ ہوں گی جو ہر قوم کی عورت کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کروانے والی ہوں گی اور میں مردوں سے بھی کہتا ہوں کہ اس عظیم مہم میں عورتوں کے مددگار بنیں۔ آج مذہب کے خلاف قوتیں انسانی حقوق کے نام پر دنیا کو مذہب سے دور لے جا رہی ہیں اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے ہم نے حقوق کے قیام کے نام پر ہی دنیا کو مذہب کے قریب لانا ہے۔

س: حضور انور نے خطاب کے آخر پر کیا دعا فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر عورت بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے والی ہو اور صحیح (دینی) تعلیم پر خود بھی عمل کرنے والی ہو اور اپنی نسلوں کو بھی عمل کروانے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆